Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 1234 1234
ISSN(P): 1234 1234
al-marjan.com.pk

Article QR

The Study of Significance and Importance of Miracles: Analysis of Belief-Related and Application-Based Aspects

مطالعہ معجزات کی ضرورت واہمیت:اعتقادی واطلاقی جہات کا جائزہ

Authors

1. Muhammad Mudasar Rasool Raza
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Government College University Faisalabad, Faisalabad, Pakistan.
mudasarrazvi5@gmail .com

2. Prof. Dr. Humayun Abbas
Dean Faculty of Islamic and Oriental Learning, Government College University Faisalabad, Faisalabad, Pakistan.

Citation

Raza, Muhammad Mudasar Rasool and Prof. Dr. Humayun Abbas " The Study of Significance and Importance of Miracles: Analysis of Belief-Related and Application-Based Aspects." Al-Marjān Research Journal, 2, no.3, Oct-Dec (2024): 42– 53.

History

Received:Sep 01, 2024, **Revised**: Sep 18, 2024, **Accepted**: Oct 09, 2024, **Available Online**: Oct 18, 2024.

Publication, Copyright & Licensing

HEC "Y" Category

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

Copyright Muslim Intellectuals Research CenterAll Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

The Study of Significance and Importance of Miracles: Analysis of Belief-Related and Application-Based Aspects

مطالعہ معجزات کی ضرورت واہمیت:اعتقادی واطلاقی جہات کا جائزہ

*محمد مدثر رسول رضا *پروفیسر ڈاکٹر ہمایوں عباس

Abstract

The life of Prophet Muḥammad (PBUH) is profoundly documented, with his teachings forming the bedrock of success for both individuals and societies. Scholars across disciplines continuously explore various aspects of his life, extracting practical insights that can be applied to modern contexts. Among these aspects, the study of the **miracles** associated with the Prophet holds particular significance. Although these miraculous events cannot be directly replicated, they serve as an important lens through which to understand his life and message. This research article seeks to delve into the relevance of studying these **miracles** in the contemporary era, with a focus on how they enhance our **spiritual** and **ethical** understanding of his teachings. By examining the miraculous events attributed to the Prophet, we can gain a deeper appreciation of his profound influence and the **transformative** nature of his message. These occurrences provide valuable **lessons** that resonate with modern believers, offering insights that remain pertinent in today's complex world. Moreover, this exploration encourages individuals to reflect on the **ethical implications** of his teachings, fostering a stronger connection to the Prophet's **legacy** and guiding the integration of his principles into everyday life. The study of these miracles not only highlights the uniqueness of the Prophet's mission but also inspires personal and communal growth in light of his enduring message.

Keywords: Prophet's biography, Studying miracles, Contemporary context

تمہید:

اللہ تعالی نے بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کیلئے بے شمار انبیاء کو مبعوث فرمایا اور قرآن مجید میں اس کا اعلان یوں فرمایا:"وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ"[1]اور ہر قوم کیلئے ہادی ہیں۔ لیکن نبوت ورسالت کی تصدیق عقلی و روحانی دونوں حوالوں سے انسان کا بنیادی مسئلہ رہاہے۔ عقل وشعور کے سارے دائرے انسان کے اسی بنیادی مسئلے کی ماہیت اور اصلیت کو سمجھنے کیلئے مصروف عمل ہیں۔ نبوت و رسالت کی تصدیق کیلئے انسانی فطرت دوطریقوں سے مانوس رہی ہے۔ ایک یہ کہ مدعی رسالت ونبوت کی حقانیت عقلی دلائل وبراہین کے ذریعے ثابت ہو جائے اور دوسرا یہ کہ ان کے ہاتھ پر ایسے خرق عادت امور کا ظہور من وجہ اللہ ہو جن کی مثل لانے سے مخلوق عاجز ہو۔ اللہ تعالی نے ہر نبی کے ہاتھ پر ان کی نبوت کے اثبات کیلئے معجزات کو ظاہر فرمایاہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں فرمایا:"لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ "[2]بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو

* ایم فل اسکالر، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد، پاکستان۔

* ڈین، فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد، پاکستان۔

[1] Al-Raʿd, 13:7

[2] Al-Ḥadīd, 57:25

روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔ یوں معجزات کے ظہور کی ضرورت و اہمیت تو واضح ہے، ذیل میں مختلف عناوین کے تحت مطالعہ معجزات کی ضرورت واہمیت کی اعتقادی واطلاقی جہات کو بیان کیا جاتا ہے۔

مبحث اول: مطالعہ معجزات کی ضرورت واہمیت کی اعتقادی جہات

أ. تصدیق نبوت کا ذریعہ

نبوت ورسالت ایک عظیم ترین منصب ہے۔ جس پر اللہ تعالی نے اپنے خاص بندوں کو فائز فرمایا ہے۔ اس منصب کی عظمت ورفعت کے باعث کئی جھوٹے مدعیان نبوت بھی منظر عام پر آتے رہے ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت میں ظاہر ہونے والے جھوٹے مدعیان سے متعلق متنبہ فرمایا کہ

" میری امت میں عنقریب تیس جھوٹے (دعویدار) نکلیں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی (دوسرا) نبی نہیں ہوگا"[3]

سچے اور جھوٹے مدعیان کے مابین تمیز کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو معجزات عطا فرمائے۔ لہٰذا جب بھی کسی قوم میں کسی بھی شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، اس نے مجھے نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے تاکہ میں تمھیں گمراہی کے عمیق گڑھوں سے نکال کر صراط مستقیم پر گامزن کروں اور مجھے وہ دین عطا فرمایا ہے جو تمھارے لئے دونوں جہانوں میں سرخروئی کا ضامن ہے تو لوگ اس سے پوچھتے ہیں کہ ہمیں کیا خبر کہ تم اللہ کے فرستادہ ہو۔ ہمیں ایسی کوئی علامت دکھاؤ جس کو دیکھ کر ہمیں یقین آجائے کہ واقعی تم اس پروردگار عالم کے فرستادہ ہو اور جس دین کو قبول کرنے کی تم ہمیں دعوت دے رہے ہو وہ تمہارا خود ساختہ نہیں بلکہ واقعی اللہ تعالیٰ نے اسے نازل فرمایا ہے کیونکہ اللہ کے نبی کی ذات میں ایک وصف ہوتا ہے جس سے افعال خلاف عادت انصرام پاتے ہیں جس طرح ہمارے لئے ایک صفت ہے کہ اس سے ہماری حرکات ارادیہ پوری ہوتی ہیں تاکہ وہ اپنی قوم کے اس قسم کے مطالبات کو پورا کرسکے۔[4] یہی افعال خلاف عادت اس کے فرستادہ خدا ہونے پر دلالت کرتے ہیں، جنہیں معجزات کہا جاتا ہے۔ عصر مقدس میں حضور اقدس ﷺ سے بھی ان کے دعویٰ کی صداقت پر بطور دلیل معجزات طلب کئے گئے اور اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ کے یدِ مبارک پر سینکڑوں معجزات کو ظاہر فرما کر آپ کی نبوت کی حقانیت کا اعلان فرمایا۔ اس طرح معجزات تصدیق نبوت کا ایک ذریعہ رہے ہیں۔

لوگ جس چیز کو جاننے کے جتنے محتاج ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے دلائل اتنے ہی آسان فرما دیتا ہے۔ مخلوق کو رسول مکرم ﷺ کی تصدیق کی ضرورت تمام اشیاء سے زیادہ ہے کیونکہ اس سے انہیں سعادت ابدی حاصل ہوتی ہے، عذاب سے نجات کا دارومدار اسی تصدیق پر ہے اور اسی سے ان کی دنیا و آخرت کی بہتری ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو نبوت کے واضح اور آسان دلائل عطا فرمائے اور علمائے امت کے ذریعے قیامت تک انسانیت کے لئے ہزاروں کتب کی صورت میں محفوظ کر دیئے تاکہ قیامت تک بنی نوع انسان پر حجت قائم ہو جائے۔

عصر حاضر میں نبی کریم ﷺ ظاہراً اس دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ اس لئے آپ ﷺ سے معجزات کا طلب کرنا یا بغیر طلب کے ہی آپ کے دست اقدس پر ظاہر ہونے والے معجزات کو دیکھ کر آپ کی نبوت کی تصدیق کرنا ممکن نہیں رہا ہے۔ مذکورہ قضیہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کی تصدیق کا یہ ذریعہ مفقود ہو چکا ہے لیکن یہ درست نہیں کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے معجزات سے متعلقہ روایات ان معجزات کے واقعہ

---

[3] Sijistānī, Abū Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd, (Beirut: al-Maktaba al-ʿAṣrīya,1431 AH) 4:4252

[4] Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid, *Iḥyāʾ ʿUlūm al-Dīn* (Cairo: Lajnat Nashr al-Thaqāfa al-Islāmīya, 1356 AH), 4:2398

ہونے کا یقینی علم عطا کرتی ہیں۔ جس طرح قرآن کریم نقل متواتر سے ثابت ہے بعینہ حضور ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی رواں ہونا، کھانے کا زیادہ ہو جانا اور کھجور کے تنے کا رونا وغیرہ ان میں سے ہر ایک معجزہ سے متعلقہ روایات بھی متواتر ہیں یعنی انہیں ہر خاص و عام جانتا ہے۔ یہ معجزات امت کے ہر طبقہ میں مشہور اور معروف رہے ہیں کیونکہ نبی مکرم ﷺ سے اکثر معجزات کا ظہور ایسے مواقع پر ہوا ہے کہ لوگوں کی کثیر تعداد جمع ہوتی اور مشاہدہ کرتی۔ نتیجتاً معجزات کی ان روایات سے علم قطعی حاصل ہوتا ہے کہ حضور ﷺ اللہ کے سچے رسول اور برحق نبی ہیں۔[5]

اسی لئے علامہ نبہانی فرماتے ہیں:

"کسی احمق یا بے وقوف کو ہی آپ کی صداقت و سچائی میں شک ہو سکتا ہے۔ یا پھر ان لوگوں کو شک ہو سکتا ہے جن کے پاس آپ ﷺ کے معجزات یا بشارات نہ پہنچی ہوں"۔[6]

پس موجودہ دور میں متلاشیان حق کیلئے مطالعہ معجزات نبوی ﷺ تصدیق نبوت کا ذریعہ ہے۔

ب۔ ایمان میں اضافہ کا ذریعہ

معجزات کے اثر کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے دور رسالت تا ہنوز انسانیت تین گروہوں میں منقسم ہے۔ پہلا گروہ ان لوگوں کا ہے جو کسی معجزہ کا مشاہدہ کئے بغیر آپ ﷺ کے کردار سے متاثر ہو کر ایمان لائے، دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو طلب اور بغیر طلب کے ظاہر ہونے والے معجزات کے مشاہدہ کے باوجود ایمان نہ لائے اور تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو رحمت عالم ﷺ کے ہاتھ پر خرق عادت امور کا ظہور دیکھ کر ایمان لائے کیونکہ بنیادی طور پر لوگ تین ہی اقسام کے ہوتے ہیں (اعلی) انہیں معجزات کی ضرورت نہیں کیونکہ جب بھی کوئی منصف مزاج غور کرنے والا آپ ﷺ کے عمدہ اثرات، پسندیدہ سیرت، وفور علم، کمال عقل و حلم اور آپ ﷺ کے تمام کمالات، تمام خصائل، مشاہدہ حالات، درست کلامی وغیرہ پر غور کرے گا، تو وہ آپ ﷺ کی نبوت کی صحت اور آپ ﷺ کی دعوت کی صداقت میں شک کر ہی نہیں سکتا۔ بلاشبہ یہ باتیں آپ ﷺ پر ایمان لانے والے بہت سوں کو کافی ہوئی ہیں۔[7] (ادنی ترین) انہیں معجزات فائدہ نہیں دیتے جیسا کہ ابو جہل، شق القمر کا معجزہ طلب کیا لیکن ظہور معجزہ کے باوجود ایمان نہ لایا۔ (متوسط) درمیانی طبقہ جس کے آئینہ بصیرت پر زنگ غفلت ہوتا ہے، جب خورشید حقیقت طلوع ہوتا ہے تو وہ زنگ دور ہو جاتا ہے۔[8]

مذکورہ تمہید کی روشنی میں بظاہر یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ معجزات کا ظہور فقط تیسرے گروہ کی ضرورت ہے اور انہیں کیلئے سود مند ہے اور اول الذکر دونوں گروہوں پر معجزات کسی طور پر بھی مؤثر نہ ہوئے۔ ثانی الذکر دونوں گروہوں پر معجزات کی اثر پذیری سے متعلق اخذ شدہ نتیجہ تو درست ہے لیکن اول الذکر گروہ پر معجزات کی اثر پذیری کا کلیتاً انکار درست نہیں کیونکہ وہ لوگ جو معجزات کا مشاہدہ کئے بغیر ایمان لائے گو کہ ان کے ایمان کا سبب معجزہ نہیں لیکن معجزات اطمینان قلب اور ان کے ایمان میں اضافہ کا ذریعہ ضرور ہیں۔

عصر حاضر میں مسلمانوں کی اکثریت کا تعلق اس گروہ سے ہے جس کے ایمان لانے کا سبب معجزات نہیں اور نہ ہی معجزات عملی زندگی میں ان کی تکالیف کے ازالے، پیچیدہ مسائل کے حل اور مشکلات میں آسانیاں پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں لیکن مطالعہ معجزات نبوی ﷺ نیک فالی اور توحید و رسالت پر ایمان میں اضافہ کا سبب ضرور ہے کیونکہ اگرچہ اللہ کی ہر ہر صنعت حیرت کے لائق ہے اور قرآن و حدیث میں جابجا ان کی طرف توجہ

---

[5] Mālikī, ʿIyāḍ ibn Mūsā, *al-Shifāʾ bi-Taʿrīf Ḥuqūq al-Muṣṭafā* (Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2004), 173
[6] Nabahānī, Yūsuf ibn Ismāʿīl, *Ḥujjatullāh ʿala al-ʿĀlamīn fī Muʿjizāt Sayyid al-Mursalīn* (Beirut: Maṭbaʿat al-Adībīya, 1316 AH), 1:4
[7] Mālikī, *al-Shifāʾ bi-Taʿrīf Ḥuqūq al-Muṣṭafā*, 168
[7]Shiblī, ʿAllāmah. *Sīrat al-Nabī* (Lahore: Maktaba Islāmīya, 2012), 3:18.

مبذول کروائی گئی ہے اور ان کے ذریعے یہ بات باور کروائی گئی ہے کہ اس کائنات کا کوئی خالق ہے جو اس کائنات کا نظام چلا رہا ہے لیکن انسان فقط ان چیزوں پر حیرت کا اظہار کیا کرتا ہے جنہیں وہ روزمرہ نہیں دیکھتا۔ اسی لئے چاند کا طلوع ہونا پھر بڑھنا اور گھٹنا، رات بھر چمکنا اور دن بھر غائب رہنا اسے حیرت میں مبتلا نہیں کرتا لیکن جب وہ تاریخ کے اوراق پلٹتا ہے اور آج سے چودہ سو سال قبل عرب کی سرزمین پر وقوع پذیر ہونے والے خرق عادت امر کا مطالعہ کرتا ہے کہ "رسول اللہ ﷺ کی دعا سے چاند دو ٹکڑے ہوا"[9] تو پکار اٹھتا ہے کہ جس ذات کو چاند کو دو ٹکڑے کرنے کی قدرت ہے اور یہ بھی قدرت ہے کہ ایسا واقعہ ظہور میں لائے اور اس کے باوجود نظام عالم میں فرق نہ آنے دے یقیناً وہی ذات چاند کو بنانے اور نظم کے ساتھ قابو میں رکھنے پر بھی قادر ہے اور جس بندہ خاص کے ہاتھ پر اس امر کا ظہور ہوا اس کے فرستادہ خدا ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

یوں مطالعہ معجزات ان اہل محبت کے لئے جو کہ آپ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہتے ہیں اور آپ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کرتے ہیں، نہایت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ اللہ پر ایمان میں اضافہ، تعلق بالرسول کی مضبوطی اور عمل صالح پر پختگی کا ذریعہ ہے۔

ج. عظمت ومقام مصطفی ﷺ سے آشنائی کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ میں سابقہ انبیاء کے تمام فضائل وکمالات علی وجہ الکمال جمع فرمائے ہیں اور آپ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ امام بوصیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فاق النبيّن في خلق وفي خلق ولم يدانوه في علم ولا كرم[10]

(حضور ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ظاہری وباطنی کمالات کے اعتبار سے فائق ہیں اور کوئی نبی علم وکرم کے اعتبار سے آپ کے قریب بھی نہ پہنچ سکا)

اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء پر رسول اللہ ﷺ کی فضیلت کا اظہار کئی ذرائع سے فرمایا ہے۔ نبی مکرم ﷺ کے دست مبارک پر ظاہر ہونے والے معجزات بھی ان میں سے ایک ذریعہ ہیں۔

ملا واعظ کاشفی معجزات النبی ﷺ کی کثرت کو عظمت ومقام مصطفی ﷺ کے اظہار کے ذریعہ کے طور پر یوں بیان فرماتے ہیں:

> "معجزات انبیاء کی قدرومنزلت کے مطابق ہوتے ہیں۔ سرکار دوعالم ﷺ کا رتبہ تمام انبیاء سے بلند ہے۔ پس آپ کے معجزات کی بلندی اور کثرت بھی اسی طرح ہے یعنی ان معجزات کی تعداد حساب وکتاب سے باہر ہے اور آج تک ان معجزات کا شمار نہیں ہو سکا"[11]

علامہ نبہانی معجزات پر کلام فرماتے ہوئے عظمت ومقام مصطفی ﷺ کا اظہار یوں فرماتے ہیں:

> "جو بھی فضیلت یا معجزہ دیگر انبیاء ومرسلین کو عطا کیا گیا سرور دوجہاں ﷺ کو بھی یا تو ویسی ہی فضیلت یا معجزہ عطا کیا گیا یا آپ ﷺ کو ایسا معجزہ اور فضیلت عطا کی گئی جو دیگر انبیاء ومرسلین علیہم السلام سے ہر لحاظ سے فوقیت رکھتی تھی اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنے معجزات کے ظہور کیلئے آپ ﷺ کے نور مبارک سے مدد طلب کیا کرتے تھے"[12]

---

[9] Aṣbahānī, Abū Nuʿaym, *Dalāʾil al-Nubuwwah* (Beirut: al-Maktaba al-ʿAṣrīya, 2012), Ḥadīth No. 209
[10] Būṣīrī, Sharaf al-Dīn Abū ʿAbdullāh Muḥammad, *al-Burdah al-Madīḥ* (Cairo: Dār al-Qurʾān, n.d.), 7
[11] Kāshifī, Mullā ʿAīn Wāʿiẓ, *Maʿārij al-Nubuwwah fī Madārij al-Futūwah* (Lahore: Maktaba Nabawīya, 2009), 3:540
[12] Nabahānī, Yūsuf ibn Ismāʿīl, *Ḥujjatullāh ʿala al-ʿĀlamīn fī Muʿjizāt Sayyid al-Mursalīn*, 1:14

جس طرح امام بوصیری نے فرمایا ہے:

وكلُ آيٍ أتى الرسل الكرام بها فإنما اتصلتْ من نوره بهمِ[13]

(جس قدر معجزات انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام دنیا میں لائے فی الحقیقت وہ تمام معجزات انہیں آپ ہی کے نور سے حاصل ہوئے۔)

سلطان عزالدین نے نبی مکرم ﷺ کی دیگر انبیاء پر فضیلت کے پینتس اسباب بیان فرمائے ہیں۔ جن میں سے چار بلاواسطہ معجزات سے متعلقہ ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات ان کے وصال کے بعد ختم ہو گئے لیکن سید الاولین والآخرین ﷺ کا ایک معجزہ قیامت تک باقی رہے گا۔ آپ کا وہ معجزہ قرآن پاک ہے۔

2۔ آپ ﷺ کی فضیلت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کو پتھر سلام کیا کرتے تھے۔ کھجور کا تنا آپ کے فراق میں رویا تھا۔ اس طرح کے معجزات آپ کے علاوہ کسی اور نبی کیلئے رونما نہیں ہوئے۔

3۔ آپ ﷺ کے معجزات دیگر انبیاء سے زیادہ عظیم الشان ہیں جیسا کہ آپ کی مبارک انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا، یہ پتھر سے پانی نکلنے سے زیادہ عظیم الشان ہے کیونکہ پتھر زمین کی جنس سے ہے جس سے پانی نکلتا رہتا ہے۔ آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا آپ ﷺ کا معجزہ ہے اور پتھر سے پانی نکلنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ آپ ﷺ کا معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے زیادہ عظیم الشان ہے۔

4۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک معجزہ یہ بھی تھا کہ آپ علیہ السلام مادر زاد اندھوں کو بینا فرمایا کرتے تھے۔ اس نابینا کی آنکھ اپنی جگہ موجود ہوتی تھی آپ علیہ السلام اس کو صرف بصارت عطا فرماتے لیکن سید المرسلین ﷺ نے آنکھ کو اس وقت درست فرمایا جبکہ وہ اپنی جگہ سے بہہ کر رخسار پر آچکی تھیں۔[14]

مذکورہ بحث اس پر بات واضح دلالت کرنے والی ہے کہ معجزات:

- اللہ کی جناب میں آپ ﷺ کی قدر و منزلت پر دلالت کرتے ہیں۔
- مقام مصطفی ﷺ سے آگہی کا ذریعہ ہیں۔
- نبی کریم ﷺ کے اللہ کی طرف سے اکرام کے ثبوت کا ذریعہ ہیں۔

یوں بہ آسانی یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مطالعہ معجزات، عظمت و مقام مصطفی ﷺ سے آشنائی کا ذریعہ بھی ہے۔

د۔ فروغ محبت رسول ﷺ کا ذریعہ

ہر مسلمان کے ایمان کا تقاضا ہے کہ وہ کائنات میں سب سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کو محبوب رکھے، اس پر فرض ہے کہ آنے والی نسلوں تک ان عقیدت و محبت پر مبنی جذبات کو منتقل کرے اور مادہ پرستی کے اس دور میں اسلامی تصور حیات کی بقاء کیلئے فروغ محبت رسول ﷺ وقت کی اہم ترین ضرورت بھی ہے۔ یہ حقیقت نفس الامری ہے کہ گزری ہوئی شخصیات سے ملاقات کا ذریعہ، ان کے احوال کا مطالعہ ہے اور یہی مطالعہ ان سے محبت و نفرت پر مبنی جذباتی تعلق کے قیام کا ذریعہ بھی ہے۔ آج ۱۴ سو سال بعد مسلم و غیر مسلم کی تفریق کے بغیر انسانیت کا رسول اللہ ﷺ

[13] Būṣīrī, Sharaf al-Dīn Abū ʿAbdullāh Muḥammad, *al-Burdah al-Madīḥ*, 9
[14] Nabahānī, Yūsuf ibn Ismāʿīl, *Ḥujjatullāh ʿala al-ʿĀlamīn fī Muʿjizāt Sayyid al-Mursalīn*, 1:38

جلد:2، شمارہ:3، جولائی- دسمبر، 2024ء

کی ذات گرامی کو خراج تحسین پیش کرنا اور ابو لہب و ابو جہل جیسے کرداروں کی مذمت کرنا مطالعہ سیرت کی بنا پر ہی ہے۔ امت مسلمہ کا یہ اعزاز ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے ہر لمحہ کو کتب سیرت میں محفوظ کیا ہے۔ نبی مکرم ﷺ کی سیرت دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک طرف تو اخلاق، کردار اور اطوار سے متعلقہ ابحاث ہیں جن کو محفوظ کرنے، آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے اور عصر حاضر میں پڑھنے کا مقصد اتباع ہے یعنی امت آپ کی زندگی کا مطالعہ کرے تاکہ اپنی زندگیوں کو اس کے عین مطابق ڈھالنے کی سعی کر سکے اور دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کی خلقت، خصائص اور معجزات سے متعلقہ ابحاث ہیں جو کہ فروغ محبت رسول ﷺ کا ذریعہ ہیں۔

مبحث دوم: مطالعہ معجزات کی ضرورت واہمیت کی اطلاقی جہات

أ. اہل کتاب کو دعوت ایمان کا ذریعہ

معجزاتی ادب کا مطالعہ اپنے اندر بہت سے فوائد کو سموئے ہوئے ہے۔ جن میں سے ایک اس کا دعوتی پہلو ہے۔ اس موضوع کا مطالعہ دیگر انبیاء کے پیروکاروں کو دین اسلام کی طرف راغب کرتا ہے۔ کیونکہ وہ معجزات دیکھ کر ایمان لانے کے خوگر رہے ہیں۔ یہودیوں کے ہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب خرق عادت امور معروف ہیں بلکہ ان امور سے منسوب ایام کو بطور تہوار مناتے ہیں جیسا کہ پیساک جو کہ معجزاتی طور پر مصری غلامی سے آزادی کی یاد میں منایا جاتا ہے اور وہ انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرستادہ خدا ہونے کے دلائل تصور کرتے ہیں اور یہی معاملہ عیسائیوں کا بھی ہے۔ اہل کتاب کے ہاں معجزات کا تصور موجود ہے اور وہ ان کی حقیقت سے واقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کی ہدایت کیلئے انبیاء کو مبعوث فرماتا ہے تو ان کی صداقت کا اعلان بذریعہ معجزات فرماتا ہے۔ جب اہل کتاب رسول اللہ ﷺ کے معجزات کا مطالعہ کرتے ہیں یا ان کے سامنے اس امر کا بیان ہوتا ہے کہ جن دلائل کی بنیاد پر تم اپنے نبی پر ایمان لائے ہو اور جن نشانیوں کو اپنی الہامی کتب یا سابقہ روش کے مطابق کسی مدعی نبوت کے صدق پر دلالت کیلئے ضروری جانتے ہو وہ تمام اللہ کے اس خاص بندے محمد رسول اللہ ﷺ میں بھی موجود ہیں۔ جس طرح اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا و ید بیضاء اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردوں کو زندہ کرنے، اندھوں کو بینائی عطا کرنے سمیت کئی معجزات عطا فرمائے بعینہ رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بھی معجزات ظاہر فرمائے بلکہ حضور اقدس ﷺ کو کثرت معجزات کے ذریعے تمام انبیاء پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اور یہ تمام امور رسول اکرم ﷺ سے متواتر منقول ہیں یعنی ان کے وقوع میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ پس اگر سینہ میں طلب حق کی تڑپ موجود ہو تو وہ ضرور اقرار کرے گا کہ اس بندہ خاص کو پیغام ہدایت دے کر بھیجنے والا وہی ہے جس نے موسیٰ و عیسیٰ کو مبعوث فرمایا اور اس کی تائید ونصرت کرنے والا وہی ہے جس نے موسیٰ و عیسیٰ کی تائید ونصرت فرمائی اور کتاب لاریب وہی ناموس ہے جو اللہ نے اپنے سابقہ انبیاء پر نازل فرمایا تھا۔ سو مطالعہ معجزات نبوی ﷺ اہل کتاب کیلئے ایمان کی دولت سمیٹنے کا ذریعہ ہے اور مبلغین اسلام کی "اہل کتاب کو دعوت اسلام" کی مساعی میں عظیم سرمایہ ہے۔ اسلام اور ہمارے پیغمبر کی سیرت اس حوالے سے بھی اپنے ماننے والوں کو تشنہ نہیں چھوڑتی ہے۔

ب. منکرین معجزات کے رد کا ذریعہ

کسی بھی دینی فکری نظریاتی مسئلہ میں اختلاف رائے کی صورت میں اولاً ہر دو گروہوں کے افکار کو مع الدلائل جاننا، ثانیاً ان کے مابین حق و باطل کی تمیز کیلئے انہیں مصادر اسلامی کی کسوٹی پر پرکھنا اور ثالثاً حق کا فروغ اور باطل کا رد ضروری ہوتا ہے۔ ان تمام امور کی انجام دہی عمیق نظری سے کثرت مطالعہ کا تقاضا کرتی ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام سے خرق عادت امور کا ظہور ایک ایسا ہی دینی فکری نظریاتی مختلف فیہ مسئلہ ہے۔

اس اختلاف کو شبلی نعمانی یوں بیان کرتے ہیں:

"دلائل و معجزات کے الفاظ کو سننے کے ساتھ ہی سب سے پہلے دلوں میں یہ سوال پیدا ہونے لگتا ہے کہ کیا یہ ممکن بھی ہیں؟ کیا عقل خردہ گیر ان کے وقوع کو جائز بھی رکھتی ہے؟ دنیا میں عقل و نقل اور فلسفہ و مذہب کا جب سے وجود ہے ان مباحث پر معرکۃ الآراء مباحث ہوتی چلی آئی ہیں، لیکن فلسفہ قدیمہ ہو یا جدیدہ، فلسفہ اسلام ہو یا فلسفہ یونان، مشرق کا فلسفہ ہو یا مغرب کا، ان سب کا حاصل بحث یہ نکلتا ہے کہ اگر کچھ فرقے ان کو ممکن بلکہ واقع سمجھتے ہیں تو دوسرے انہیں محال قطعی تصور کرتے ہیں، عقل و فہم کا یہ اختلاف دنیا میں ہمیشہ سے قائم تھا، قائم ہے اور رہے گا"[15]

مذکورہ ہر دو گروہوں کے افکار کو مع الدلائل انتہائی اختصار کے ساتھ یوں بیان کیا جا سکتا ہے:

معجزات کے محال قطعی کا نظریہ رکھنے والے اپنے دعویٰ پر یہ دلیل قائم کرتے ہیں کہ نظام فطرت، سلسلہ علل و اسباب، طبائع اور خواص اشیاء اس درجہ ناقابل تنسیخ ہیں کہ ان میں کسی قسم کا تغیر و تبدیلی نہیں ہو سکتی ہے، اس لئے خرق عادت امور کا ظہور ناممکن ہے جبکہ ممکن الوقوع کا نظریہ رکھنے والوں میں ایک گروہ کے مطابق یہ دلیل دعویٰ پر سچی نہیں کیونکہ ان کے نزدیک معجزات سلسلہ علل و اسباب ہی کے نتائج ہیں اور دوسرے گروہ کے نزدیک حقیقتاً قوانین فطرت ہیں اور نہ خود اشیاء کے اندر خواص ہیں بلکہ ہر شے سے جو فعل سرزد ہوتا ہے اس کو درحقیقت اللہ تعالیٰ اسی وقت اس میں پیدا کرتا ہے۔[16]

ذیل میں مذکورہ بالا آراء کے مابین حق و باطل کی تمیز کیلئے انہیں مصادر اسلامی کی کسوٹی پر پرکھنے اور صحیح رائے کا مرحلہ وار بیان ہے:

اس حقیقت کے پیش نظر کہ اسلامی مصادر درست ہیں جنھوں نے حسی معجزات نقل کئے ہیں اور ان کا انکار چشم دید شاہد صحابہ کی شہادت سے انکار ہے اور ان پر جھوٹ یا ضعف عقلی اور ان پر خلل فہم کا اتہام ہے کیونکہ انہوں نے یہ روایات صحیح سمجھ کر نقل کی ہیں جب کہ وہ ان کے خیال میں ایسی نہیں ہیں۔ اور ان ہر دو اتہامات میں جو ظلم اور بے انصافی اور تناقض ہے، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ہم نے شریعت و عقیدہ کو عینی شہادت کی بنیاد پر قبول کیا ہے اور انہوں نے ہمیں نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی احادیث سے متعارف کروایا ہے تو ہم نے ان سب کچھ میں ان کی روایات کو تو قبول کر لیا اور جب ان روایات نے حسی معجزات کو پیش کیا تو ہم نے ان کا انکار کر دیا، اور اگر ان معجزات کی تردید کی علت مادی عقل ہے تو وہ تو وحی، ایمان باللہ اور ایمان بالرسالت کی تردید کر دے گی۔ لہذا ایمان بالغیب رکھنے والے کے لئے حسی معجزات سے متعلق صحیح روایات کو قبول کرنے سے کوئی مفر نہیں۔[17]

مذکورہ بحث میں معجزہ کے ممکن الوقوع یا محال قطعی ہونے میں اختلاف کے اثبات، افکار مختلفہ کے مع الدلائل بیان اور مصادر اسلامی کی روشنی میں درست رائے تک رسائی کے بعد تمہیدی مقدمہ کی روشنی میں یہ ضروری ہے کہ منکرین معجزات کا رد کیا جائے اور صحیح اسلامی فکر کو پروان چڑھایا جائے۔ یہ امر قابل وضاحت ہے کہ تمہیدی مقدمہ کی روشنی میں بیان کردہ بحث کا مقصود منکرین معجزات کے اعتراضات کا بیان اور رد نہیں بلکہ فقط اس مسئلہ کی پیچیدگی، طوالت اور اہمیت کا احساس دلانا ہے تاکہ یہ بات باور کروائی جا سکے کہ معجزات جو کہ حیات انبیاء کا جزو لاینفک

[15] Shiblī, *Sīrat al-Nabī,* 3:21.
[15] Shiblī, *Sīrat al-Nabī,* 3:41-42
[17] ʿUmarī, Akram Ḍiyāʾ, al-Sīrah al-Nabawīyah al-Ṣaḥīḥah (Medina: Maktaba al-ʿUlūm wal-Ḥikam, 1994), 623

ہیں، کے منکرین کا رد متقاضی ہے کہ کئی جہات سے معجزات سے متعلقہ مباحث کا عمیق نظری سے مطالعہ کیا جائے کیونکہ اس کے بغیر مقصود تک رسائی ممکن نہیں۔

ج. معجزات کے ظہور کی حکمتوں، نتائج، دروس، فوائد و عبر تک رسائی کا ذریعہ:

نبی کریم ﷺ کے معجزات کا مطالعہ، ان کے ظہور کی حکمتوں، نتائج، دروس و عبر تک رسائی کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ شق صدر پر کلام کرتے ہوئے ملا علی قاری اس کی حکمت و نتائج بیان کرتے ہیں کہ انسانی جسم میں کچھ اجزا اور اعضاء ایسے ہیں کہ تکمیل خلقت کے لئے ان کا پیدا کیا جانا ضروری ہے ۔ مگر بعد میں طہارت و نظافت کے نقطہ نظر سے ان کو جسم سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے جیسے ناخن اور غیر ضروری بال جب بڑھ جائیں تو کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح سودائے قلب بھی جسم انسانی کا ایک حصہ ہے اگر ابتدا ہی سے پیدا نہ کیا جاتا تو خلقت مکمل نہ ہوتی اس لئے آپ تمام اجزائے انسانی سمیت پیدا کئے گئے پھر خصوصی عنایت کے ذریعہ اس کو علیحدہ کر دیا گیا تا کہ نوع انسانی کو بتایا جاسکے کہ حضور عالم بشریت کے وہ فرد کامل ہیں جن کی اتباع تم آنکھیں بند کر کے کر سکتے ہو کیونکہ شیطان کے لئے ان کے قریب آنے کی کوئی راہ ہی نہیں، یہ ہستی ہر پہلو سے اس کی اثر انگیزی سے محفوظ ہے۔ کیونکہ ان کے جسم میں وہ مادہ ہی نہیں رہنے دیا گیا جو اس کا وسوسہ قبول کرتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ واضح کر دیا گیا کہ حضور کی ذات اقدس " يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ" کے شیطانی عمل سے کلیتاً محفوظ ہے۔ گویا شیطانی وساوس سے پاک ہونے کی بنا پر ان کی آئندہ زندگی میں بھٹکنے کا کوئی امکان ہی نہیں رہا۔ یہ ہمیشہ منجانب اللہ راہ ہدایت پر ہی رہیں گے۔[18]

اور ڈاکٹر رمضان بوطی شق صدر کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ حکمت الٰہی یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کا معاملہ واضح کر دیا جائے اور جسمانی طور پر بھی بچپن ہی سے آپ کو وحی کیلئے تیار کیا جائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے کا سامان کر دیا جائے تاکہ یہ چیز لوگوں کو آپ پر ایمان لانے اور آپ کی رسالت کی تصدیق پر آمادہ کر سکے۔ گویا یہ آپ ﷺ کی روحانی پاکیزگی کا آپریشن تھا مگر اسے مادی اور جسمانی شکل دے دی گئی تاکہ لوگ اس آسمانی اعلان کو سن لیں اور اس کا مشاہدہ بھی کر لیں۔[19]

اسی طرح ڈاکٹر غضبان واقعہ معراج سے حاصل ہونے والے دروس کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سی مشقتیں اٹھائیں۔ کبھی قریش نے دعوت کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کیں تو کبھی بنو ثقیف اور دیگر قبائل عرب نے مخالفت کی۔ گویا دعوت اسلامی اور اس دعوت کے پیروکاروں کے گرد گھیر ا تنگ کر دیا گیا تاہم نبی کریم ﷺ اپنی ذمہ داری نبھاتے رہے، اپنے رب کا حکم پہنچانے کیلئے صبر سے کام لیتے رہے۔ ہر محنت اور مشقت کے بعد انعام ضرور ملتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق آپ ﷺ کو اسراء و معراج سے نوازا گیا اور صرف آپ کو اس عظیم اکرام کیلئے منتخب کیا گیا تاکہ آپ ﷺ کو صبر و جہاد کا صلہ دیا جا سکے۔[20]

اور ڈاکٹر حمیدی معجزہ معراج کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> واقعہ معراج کے سبب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان بھی نکھر کر سامنے آگیا جب انہوں نے برملا کہا کہ اگر فی الواقع نبی مکرم ﷺ نے یونہی مشاہدہ معراج کا دعوی کیا ہے تو بلا شبہ حق اور سچ ہے کیونکہ میں اس سے بڑے دعوے کی تصدیق کر چکا ہوں کہ صبح و شام جبرائیل علیہ السلام آپ پر پیغام الٰہی لے کر اترتے ہیں۔ یہی وہ علم و یقین کی منزل ہے

---

[18] Mullā ʿAlī al-Qārī, *Sharḥ al-Shifāʾ* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, n.d.), 1:374
[19] Buṭī, Muḥammad Saʿīd Ramaḍān, *Fiqh al-Sīrah al-Nabawīyah* (Beirut: Dār al-Fikr al-Muʿāṣir, 1991), 73
[20] Munīr al-Ghaḍbān, *al-Tarbīyah al-Qiyādīyah* (Mansurah, Egypt: Dār al-Wafāʾ, 2005), 1:451

جس کے باعث آپ صدیق کہلانے کے مستحق ٹھہرے، انہوں نے واقعہ معراج اور نزول وحی کے دعویٰ جات کے مابین موازنہ کرتے ہوئے لوگوں کو بتایا کہ عام آدمی کیلئے ایسا دعویٰ محال لیکن نبی ایسا دعویٰ کر سکتا ہے۔[21]

مطالعہ معجزات نبوی ﷺ عبرت کے حصول کا بھی ذریعہ ہے۔ جیسا کہ معجزہ معراج النبی ﷺ کے مطالعہ کے نتیجہ میں بہت سے گناہوں کی سزاؤں کا علم حاصل ہوتا ہے مثلاً رسول اللہ ﷺ کو ایسی قوم دکھائی گئی جن کے پیٹ بڑے بڑے گھڑوں کی طرح تھے، جن میں باہر ہی سے سانپ نظر آرہے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ سود خور ہیں۔ زنا کرنے والے، زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے، فتنہ ڈالنے والے خطیب اور امانت میں خیانت کرنے والے، بہت سی روایات میں ان جرائم اور ان کی سزاؤں کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ اور یقیناً ان کا مطالعہ سے انسان عبرت حاصل کرتا اور گناہوں سے بچنے کی سعی کرتا ہے۔[22]

د۔ فقہی احکام کے استنباط کا ذریعہ

روایات معجزات نبوی ﷺ کا مطالعہ فقہی احکام کے استنباط کا بھی ذریعہ ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر عصمۃ الدین نے وہ روایات جن میں غزوہ خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ سے تکثیر طعام کے معجزات کے ظہور کا ذکر ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی بھوک کی کیفیت دیکھی تو گھر جاکر بکری کا بچہ ذبح کیا اور میری زوجہ نے جو پیسے اور پھر ان سے چند آدمیوں کیلئے ہانڈی اور روٹیاں تیار کیں۔ حضور ﷺ کثیر صحابہ کے ہمراہ تشریف لائے اور چند آدمیوں کا کھانا جماعت صحابہ نے کھایا لیکن وہ پھر بھی بچ گیا اور آپ ﷺ نے آپ کی زوجہ سے فرمایا کہ "تم خود بھی کھاؤ اور لوگوں کو ہدیہ بھی دو کیونکہ لوگوں کو فاقہ ہے"۔[23]

اسی طرح حضرت بشیر بن سعد کی بیٹی بیان کرتی ہیں کہ میری ماں نے مجھے والد اور ماموں کیلئے تھوڑی سی کھجوریں دے کر بھیجا۔ میں ان کی تلاش میں تھی کہ میرا گزر حضور ﷺ کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا: "میری بیٹی! ادھر آؤ، یہ تمھارے پاس کیا ہے؟" میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کھجوریں ہیں۔ فرمایا: یہاں لاؤ۔ میں نے کھجوریں انڈیل دیں جس سے آپ ﷺ کے دونوں ہاتھ بھی نہ بھرے۔ آپ ﷺ نے وہ ایک کپڑے پر ڈال دیں اور پھر خندق کھودنے والوں کو بلوایا کہ ناشتہ کرلیں۔ تمام لوگ آگئے اور کھجوریں کھانے لگے۔ کھجوریں برابر بڑھتی جاتی تھیں حتیٰ کہ تمام لوگ سیر ہو کر چلے گئے۔ بعد میں بھی کھجوریں کپڑے کے اطراف سے نکلتی رہیں۔[24]

نقل کرنے کے بعد لکھا کہ ان واقعات سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ مسلمان عورت دیگر مسلمانوں کے ہمراہ جہاد میں حصہ لے سکتی ہے۔ مسلمان خندق کھودنے میں مصروف تھے۔ روٹی کمانے کی فرصت نہیں تھی۔ لوگوں کو بھوک کا سامنا تھا۔ شدت بھوک سے رسول اللہ ﷺ اور اکثر مسلمان پیٹوں پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔ ایک عورت اٹھ کر اپنی طاقت وحیثیت کے مطابق ان کے کھانے میں ہاتھ بٹاتی ہے۔[25]

مذکورہ کلام اسباب ظہور معجزات سے فقہی احکام کے استنباط سے متعلق ہے جبکہ ذیل میں نفس معجزہ سے فقہی احکام کے استنباط کو بیان کیا جاتا ہے۔

---

[21] Ḥumaydī, ʿAbd al-ʿAzīz bin ʿAbdullāh, *al*-Tārīkh al-Islāmī Mawāqif wa-ʿIbar (Cairo: Dār al-Daʿwah, 1997), 2:45

[22]Qazwīnī, Muḥammad bin Yazīd bin Mājah, *Sunan Ibn Mājah*, (Beirut: Dār al-Risālah al- ʻĀlamiyyah, 1430 AH) 3:2273

[23] Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, (Dimashq: Dar Ibn Kathir, 1414 AH) 4:4101

[24] Bayhaqī, Abū Bakr, *Dalāʾil al-Nubuwwah* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1988), 3:427

[25] ʿIṣmat al-Dīn Karkar, *al-Marʾah fī al-ʿAhd al-Nabawī* (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1993), 75

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ دوران سفر رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے لیکن کوئی ایسی جگہ نہ پائی جہاں پردے کا انتظام ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے قریب موجود دو درختوں سے فرمایا کہ اللہ کے حکم سے میرے مطیع ہو جاؤ۔ وہ دونوں نکیل ڈالے اونٹ کی طرح چل پڑے اور آپس میں مل گئے اور آپ کو پردہ مہیا کر دیا۔ بعد ازاں دونوں درخت واپس اپنی جگہ پر چلے گئے اور اپنے تنے پر سیدھے کھڑے ہو گئے۔[26]

مذکورہ معجزہ سے قضائے حاجت کے وقت پردہ پوشی کا فقہی حکم مستنبط ہوتا ہے۔

ہ۔ من گھڑت قصے کہانیوں سے اعراض کا ذریعہ

فن سیرت نگاری کا یہ المیہ رہا ہے کہ سیرت نگاروں نے اگرچہ نبی کریم ﷺ کے احوال و معجزات کو دلنشین انداز میں پیش کیا اور ان کی نیات سراپا خلوص تھیں۔ تاہم انہوں نے صرف حدیث کی عبارت ہی اور وہ بھی اپنے الفاظ میں لکھنے پر اکتفا کیا یا انہوں نے یہ کوشش نہ کی کہ احادیث کی اسناد بھی پیش کریں، جو کہ محدثین کا طریقہ کار تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سیرت نبوی ایسے واقعات کا مجموعہ بن گئی جس کے متعلق کچھ معلوم نہ تھا کہ یہ واقعات ہم تک کیسے پہنچے ہیں، کس نے روایت کئے ہیں۔ آیا وہ معتبر راوی تھے یا ناقابل اعتبار۔ اور یوں ضعیف غیر معتبر بلکہ موضوع واقعات بھی آئے جو سیرت رسول عربی ﷺ کے موضوع کو داغدار کرنے لگے۔

عصر حاضر میں جاہل خطباء کی کثرت ہے جو کہ عوام کو من گھڑت قصے اور کہانیاں سناتے ہیں، جس کے نتیجہ میں عوامی اذہان فہم معجزہ میں تذبذب کے ساتھ ساتھ عقائد میں بگاڑ کا شکار ہو رہے ہیں۔ یقیناً اس مسئلہ کا حل صحیح اور موضوع روایات کی پہچان میں پوشیدہ ہے جو کہ کثرت مطالعہ کے ذریعہ ہی ممکن ہے کیونکہ اسی کے ذریعے کسی بھی موضوع پر تحقیق کے دروازے کھلتے ہیں اور نتیجتاً حقائق سے پردہ اٹھتا ہے۔ جیسا کہ قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ روایات معجزات پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> "فَإِنَّ أَمْثَالَ الْأَخْبَارِ التي لَا أَصْلَ لَهَا وَبُنِيَتْ على باطل لابد مَعَ مُرُورِ الْأَزْمَانِ وَتَداوُلِ النَّاسِ وَأَهْلِ الْبَحْثِ مِنَ انْكِشَافِ ضَعْفِهَا وَخُمُولِ ذِكْرِهَا كَمَا يُشَاهَدُ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَخْبَارِ الكَاذِبَةِ وَالْأَرَاجِيفِ الطَّارِئة"[27]
>
> (بلاشبہ بعض خبریں ایسی بھی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں اور باطل پر ان کی بنیاد ہے اور ایسی بھی ہوں گی کہ ایک مدت کے گزرنے اور لوگوں کی مداومت کے بعد علماء کے مباحثہ و تحقیق سے ان کا ضعف ظاہر ہو اور ان کا ذکر گمنامی میں ہو جائے۔ جیسا کہ اکثر جھوٹی خبروں اور من گھڑت قصوں میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔)

مذکورہ عبارت میں آپ رحمہ اللہ نے دو طرح کی روایات کا ذکر فرمایا ہے، ایک تو جن کی حیثیت واضح ہے جبکہ دوسری وہ جن کی حیثیت واضح نہیں۔ نبی کریم ﷺ کے معجزات کے عمیق مطالعہ کی بناء پر علماء کے مباحثہ و تحقیق سے ہی ان روایات کے ضعف کا ظاہر ہونا، انہیں کتب سیرت سے محو کرنا اور نسل نو تک ان کی منتقلی کو روکنا یا ان کی حقیقت سے آگاہ کرنا ممکن ہے۔ دبستان سیرت کے ناپید اکنار ذخیرہ کو پھٹک کر یہ طے کرنا کہ کونسا معجزہ واقعی حضور ﷺ کی طرف منسوب ہے اور کس کا حضور کی طرف انتساب درست نہیں ہے، کوئی معمولی درجہ کا کام نہیں ہے۔ محدث ابو نعیم اور ان کے ہم طرز چند دیگر محدثین کا امت پر یہ احسان ہے کہ انہوں نے سیرت نبی ﷺ کے حصہ معجزات پر ناقلانہ نہیں محدثانہ قلم اٹھایا ہے۔ پس عصر حاضر ان کتب کا مطالعہ اس سلسلہ میں انتہائی مدد ومعاون ہے۔

---

[26] Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, (Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al- ʻArabī, 1374 AH) 4:3012

[27] Mālikī, ʿIyāḍ ibn Mūsā, *al-Shifāʾ bi-Taʿrīf Ḥuqūq al-Muṣṭafā* (Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2004), 173

نتائج بحث

مذکورہ تحقیق کی روشنی میں چند اہم نتائج سامنے آتے ہیں:

1. **معجزات النبی ﷺ کا مطالعہ** امت مسلمہ کی روحانی اور عقیدتی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہے، کیونکہ یہ نہ صرف ایمان کی تقویت کا باعث بنتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور نبوت کے حقانیت کے واضح دلائل فراہم کرتے ہیں۔
2. **سیرت النبی ﷺ کے معجزات** کا مطالعہ انفرادی واجتماعی سطح پر اخلاقی وروحانی ترقی میں معاون ثابت ہوتا ہے، کیونکہ معجزات سے اللہ کی حکمت اور نبی کریم ﷺ کے مشن کی گہرائی سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔
3. وہ تمام موضوعات جو سیرت النبی ﷺ میں "اتباع" سے براہِ راست تعلق نہیں رکھتے، ان کا مطالعہ بھی اپنی جگہ انتہائی اہم ہے، کیونکہ وہ نبی ﷺ کے پیغام کی تکمیل اور فکری بنیادوں کو سمجھنے میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔
4. **معجزات کا اطلاقی پہلو** معاشرتی اور اخلاقی اصولوں کی عملی تعبیر کی وضاحت کرتا ہے، جس سے افراد اپنے روزمرہ کے اعمال میں نبی ﷺ کی تعلیمات کی پیروی کرسکتے ہیں، اگرچہ معجزات خود قابل تقلید نہیں ہیں، لیکن ان سے وابستہ سبق اور پیغام انسانوں کے لئے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔
5. **معجزات کا عقیدتی پہلو** نہ صرف ایمان کی تجدید کا ذریعہ بنتا ہے، بلکہ اس کے ذریعے مسلمان اللہ کی قدرت اور نبی ﷺ کی نبوت پر مزید یقین پختہ کرتے ہیں، جو کہ اسلامی تعلیمات کی بنیادی اساس ہے۔

یہ نتائج واضح کرتے ہیں کہ مطالعہ معجزات کا اعتقادی اور اطلاقی دونوں جہات میں اہم کردار ہے، اور اس کے ذریعے نہ صرف ایمانی پختگی حاصل کی جاسکتی ہے بلکہ اخلاقی اور عملی زندگی میں بھی نمایاں بہتری لائی جاسکتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Sijistānī, Abū Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd, (Beirut: al-Maktaba al-ʿAṣrīya,1431 AH)
* Al-Ghazālī, Abū Ḥāmid, *Iḥyāʾ ʿUlūm al-Dīn* (Cairo: Lajnat Nashr al-Thaqāfa al-Islāmīya, 1356 AH)
* Mālikī, ʿIyāḍ ibn Mūsā, *al-Shifāʾ bi-Taʿrīf Ḥuqūq al-Muṣṭafā* (Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2004)
* Nabahānī, Yūsuf ibn Ismāʿīl, *Ḥujjatullāh ʿala al-ʿĀlamīn fī Muʿjizāt Sayyid al-Mursalīn* (Beirut: Maṭbaʿat al-Adībīya, 1316 AH)
* Aṣbahānī, Abū Nuʿaym, *Dalāʾil al-Nubuwwah* (Beirut: al-Maktaba al-ʿAṣrīya, 2012)
* Būṣīrī, Sharaf al-Dīn Abū ʿAbdullāh Muḥammad, *al-Burdah al-Madīḥ* (Cairo: Dār al-Qurʾān, n.d.)
* Kāshifī, Mullā ʿAīn Wāʿiẓ, *Maʿārij al-Nubuwwah fī Madārij al-Futūwah* (Lahore: Maktaba Nabawīya, 2009)
* ʿUmarī, Akram Ḍiyāʾ, al-Sīrah al-Nabawīyah al-Ṣaḥīḥah (Medina: Maktaba al-ʿUlūm wal-Ḥikam, 1994)
* Mullā ʿAlī al-Qārī, *Sharḥ al-Shifāʾ* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, n.d.)
* Buṭī, Muḥammad Saʿīd Ramaḍān, *Fiqh al-Sīrah al-Nabawīyah* (Beirut: Dār al-Fikr al-Muʿāṣir, 1991)
* Munīr al-Ghaḍbān, *al-Tarbīyah al-Qiyādīyah* (Mansurah, Egypt: Dār al-Wafāʾ, 2005)